

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 09 اکتوبر 2013ء بمطابق 03 ذی الحجہ

1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔

جناب قاسم سیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَلَدَيْنَاهُ أَنْ يَتَّبِعُنَاهُ ۝ قَدْ صَدَّقَتِ الرَّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝
سَلَّمَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ -

ترجمہ: جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم۔ تم نے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم نیلو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا۔ کہ ابراہیم پر سلام ہو۔ نیلو کاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَى أَنَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

جناب قائم مقام سپیکر: جزاکم اللہ۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: کورم، میرے خیال میں دو منٹ کیلئے گھنٹی بجاتے ہیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی مفتی صاحب، پلیز۔

نکتہ اعتراض

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، امام شافعی صاحب د فقہ یو ڈیر لٹوے عالم تیر شوے دے، د خلورو مذہبونو د فقہ یو امام شمار لپی کیری۔ ہغہ امام دے چي ہغہ د پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام د یو وړي غوندي خبري نه یو شپہ کبني خلویبنت مسنلې ایستې دی۔ ہغہ نه چا تپوس وکړو چي امام شافعی صاحب! ته ژوند کبني لویو خلقو سره کبني تاخه شے ایزده کړو ورنه؟ ہغہ ورته وئیل چي ما یوه خبره ایزده کړي ده، ہغہ خبره دا ده "الوقت سیف ان لم تقطعه قطعک"، ما دا خبره ایزده کړي ده چي وخت د انسان یوه بہترینه سرمایہ ده، دا د انسان د ژوند د بدلیدو، د نیکی او د بدی یوه ذریعہ ده، که چرته فائده د ورنه واخسته، تا فائده کبني راوستو، فائده وو، که نه دا توره ده، خت به د مات کړی۔ جناب سپیکر صاحب، نن سبا خلقو سره منت منت او سیکنډ سیکنډ نشته دے، مونږ ہغہ قوم یو چي زمونږ وخت ضائع کیری۔ جناب سپیکر صاحب، اجلاس په درې بجې باندې را غوښتلے شوے دے، د درې بجې په ځانې باندې لس منته د پاسه خلور بجې شولې او یو ځلې ہم کورم نه دے پوره۔ اوس به بیا اذان کیری لس منته بعد، جناب سپیکر صاحب! زما به ستا سو په وساطت باندې حکومتی پارټی ته دا درخواست وی چي که چرته د دغې ایوان دغه حالات وی لکه دا کوم روان دی، بیا جناب سپیکر صاحب، د قوم پیسې مه ضائع کوئی، زرگونو روپي چي مونږ ته روزانه کومې ملاویری جناب سپیکر صاحب، بیا په دغه غریبانو عوام باندې رحم وکړی، بیا دا اجلاس ختم کړي غیر معینہ مدت پورې او که چرې دلچسپی ور کبني اخلی نو جناب سپیکر صاحب، تا سوته به زما

دا گزارش وی، مونبر دلته ودریرو، خلور خلور پیری مونبر ودریرو، تاسو مونبر ته یو منت نه راکوئی۔ دا به جناب سپیکر صاحب، بیا زمونبر قصور نه وی، دا به بیا زه تاسو ته وایم چي دا به ستاسو قصور وی۔ جناب سپیکر صاحب، زه دغی سره خپلی خبری ختموم۔ زما به دا گزارش وی، د دغه خلقو وخت ضائع کیری، زمونبر وخت ضائع کیری، که د حکومت اجلاس چلولو کینې، کارروائی کینې دلچسپی وی، اجلاس د وچلولې شی که نه وی نو اجلاس د ملتوی کرلې شی جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یه جی۔ سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکر یه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! خنگ چي مولانا صاحب خبره وکره، زما یقین دا دے مونبر که په هاؤس کینې وگورو نو مخامخ یو منسټر چي دے، هغه په نظر نه راخی، منسټر صاحب ما ته په نظر نه راخی، منسټر صاحب شاید، (قطع کلامیاں، تہقیر) او دا بالکل زمونبر ټول محترم دی، که ایډوانزرز دی، که اسسټنټس دی خو ما غالباً د منسټر خبره کړې ده، ما د وزیر صاحب خبره کړې ده او سپیکر صاحب! بیا ما دا خبره مخکینې هم پوائنټ آؤټ کړې وه چي اوس خو ډیره زیاته خوش آئنده خبره دا ده چي د اسمبلی سیشن چي دے، د هغې د پاره ورځ، یو تاریخ چي دے هغه هم متعین دے او د هغې د پاسه چي وزیران صاحبان نه راخی او بیا زما دا هم په مشاهده کینې دی، زمونبر په نظر کینې ده که د خوش قسمتی نه یا د بد قسمتی نه بعضې وزیران صاحبان راشی نو دوه درې منټه به ناست وی او دوه درې منټه پس چي ته گورې بیا به وزیران صاحبان نه وی، نو سپیکر صاحب! زما یقین دا دے چي دا څه بڼه تاثر نه دے او نن مونبر تاسو ته ریکویسټ کوؤ چي که مونبر دا رولنگ تاسو نه بعضې وخت کینې غواړو چي سیکرټریان صاحبان د حاضری یقینی کوی نو نن مونبر ستاسو نه دا رولنگ غواړو چي کم از کم دا وزیران صاحبان چي دی، دوی خپله حاضری چي ده، دا یقینی کړی او یقیناً خبره دا ده چي بعضې وزیران صاحبان یواځې نن نه، روزانه بنیاد باندې د هغوی بزنس وی د ډیپارټمنټ سره Concerned، هم په هغه ورځ باندې موجود نه وی او نن هم زما دا اندیبننه ده چي د بعضې وزیرانو صاحبانو متعلقه کال اټنشن به وی یا به د هغوی نور بزنس وی او هغوی نن دلته موجود نه

دی۔ نو تاسو ته زمونڙو دا ریکویسٽ دے کہ پہ دہی باندی تاسو خپل رولنگ ورکرو چي وزیران صاحبان دا خپله حاضری یقینی کری نو دا بہ ډیره زیاتہ غورہ خبرہ وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: مفتی صاحب او سردار حسین بابک صاحب یو انتہائی اہمی مسئلہ طرف ته ستاسو توجه راواړولہ، ما ہم دغه خبرہ کولہ چي دا اسمبلی د معمول کارروائی شروع کولو د پارہ پکار دا دہ چي خومرہ مسائل دلته چھیرل کیږی، د هغی سرہ Concerned منسټران، دا بروقت خپله حاضری کوی، برائے کرم تاسو پہ دغی حوالہ باندی خپل طرف نہ یو رولنگ ورکری چي هغوی خپله حاضری بروقت یقینی کوی او د حکومت د طرف نہ هغوی خپل Representation یا هغه جواب وغیرہ بروقت ورکوی۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اپوزیشن کے تمام ممبران صاحبان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اسمبلی میں بروقت آئے ہیں، بروقت تشریف لائے ہیں اور وقت کی قدر کرتے ہیں۔ (تالیاں) اور اسی طرح میں ٹریژری بنچر کی جانب سے افسوس کرتا ہوں کہ یہاں پہ اکثر ہمارے منسٹرز صاحبان موجود نہیں ہوتے ہیں (تالیاں) اور بغیر رخصت کے غیر حاضر رہتے ہیں۔ آئندہ کیلئے میں گزارش کرتا ہوں کہ اپنی حاضریوں کو یقینی بنائیں اور امید ہے کہ آئندہ ٹریژری بنچر سے اس طرح کی شکایت نہیں آئے گی۔ شکریہ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ان میں: جناب ملک بہرام خان، ایم پی اے؛ جناب وجیہہ الزمان صاحب، جناب سلیم خان صاحب، جناب صالح محمد خان صاحب، مسماۃ نادیہ شیر خان صاحبہ، جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب، جناب طفیل انجم صاحب، جناب سلطان محمد خان صاحب، جناب ارشد صاحب، ایم پی اے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The leave is granted. Muhtarma Nighat Yasmin Orakzai Sahiba.

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اور کرنی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، یہ 'اوصاف' کے میرے پاس دو تین بیجوں کا ایک وہ ہے، Proofs بھی ہیں اور یہاں پہ یہ تمام کاغذات بھی ہیں، جناب سپیکر صاحب! ایک طرف تو ہم اقلیتوں کیلئے ہر طریقے سے اپنی آواز اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف اقلیتوں کیلئے اور ہمارے تمام ان ٹرانسپل ایریاز کیلئے کچھ سیٹس مختص ہوتی ہیں کالجز میں، جناب سپیکر صاحب! میں یہ آپ کو بھجوا رہی ہوں۔ یہاں پہ ایسا ہوا ہے کہ بورڈ میں جس لڑکی نے 926 نمبر لیے ہیں، جناح کالج میں، یعنی بورڈ میں جس نے 926 نمبر لیے ہیں، یہ اس کا نمبر ہے، جو میرٹ لسٹ لگی ہے 2 جولائی 2013 کو۔ جناب سپیکر صاحب، پھر ایک دوسری لسٹ لگتی ہے 5 جولائی کو، 926 والی جو لڑکی ہے، وہ رہ جاتی ہے اور ہمارے یہاں پہ ایک فاضل رکن نے پانچ لاکھ روپے دیکر اپنی، جو بھی اسے سمجھ لیں، خاندان کی سمجھ لیں، بہن سمجھ لیں، بیٹی سمجھ لیں، بھانجی سمجھ لیں، جناب سپیکر صاحب! دوسری لڑکی، جو 926 نمبر والی لڑکی سے کم نمبر (903) لیتی ہے جناب سپیکر صاحب، اس 903 والی لڑکی کو یعنی جعلی ڈومیسائل اور اس کے جعلی نمبر بنا کر اس کو ایڈمشن دلادیا ہے، یہ میں آپ کو Proof بھجوا رہی ہوں جناب سپیکر صاحب۔ یہ تحریک انصاف کا، تاریک انصاف کا جناب سپیکر، یہ بہت بڑا المیہ ہے اور میرا خیال ہے کہ میرے فاضل رکن جس نے یہ کام کیا ہے، وہ یہاں پہ موجود نہیں ہے کیونکہ وہ بہت بڑھ چڑھ کے بولتے ہیں اور بہت تاریک انصاف کی باتیں کرتے ہیں، تو یہ ان کا کارنامہ ہے، میں آپ کو بھجوا رہی ہوں۔ اب اگر حکومت اس پہ بھی کوئی ایکشن نہیں لیتی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہاں سے تعلیمی اداروں میں جو یہ رکن اسمبلی کی طرف سے بار بار مداخلت جو ہے، تعلیمی اداروں تک پہنچ چکی ہے کہ اپنے ہی لوگوں کو، 926 والی لڑکی کو میرٹ لسٹ سے ہٹا کر جو 903 نمبر لے رہی ہے، اس کیلئے جعلی ڈومیسائل بھی بنایا گیا اور جناب سپیکر صاحب، اس کیلئے یہ سارا کچھ کیا گیا، یہ تمام Proofs بورڈ کے بھی میرے پاس موجود ہیں، یہ 'اوصاف' کی کاپیاں بھی موجود ہیں، یہ کالج کی وہ میرٹ لسٹ بھی موجود ہے جو ایک لگی ہے اور جو دوسری لگی ہے، تو

جناب سپیکر صاحب! اس پہ مجھے ابھی جواب چاہیے کیونکہ اگر اس کا جواب مجھے نہیں ملا کہ ایسا کیوں ہوا ہے تو یہاں سے جناب سپیکر صاحب، آپ کی کرسی پہ مجھے کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے کیونکہ یہ ایسی کرسی ہے کہ جس نے ہمیشہ ہمیں ٹائم دیا ہے اور ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور یہ اسی لئے آپ ہمیں ٹائم بھی دیتے ہیں کہ جو یہاں پہ جس مینڈیٹ کے تحت آپ آئے ہیں، جس نعرے کے تحت آپ آئے ہیں تو آپ کے اپنے ایم پی ایز یا منسٹرز شاید اس کو اجاگر نہ کر سکیں لیکن یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام لوگ آپ لوگوں کے ساتھ ہیں کیونکہ صوبے میں آپ میں اور ہم میں As such کوئی تمیز نہیں ہے، اسی صوبے کے آپ بھی رہنے والے ہیں، اسی صوبے کے میں بھی رہنے والی ہوں، آپ مسلمان ہیں، پاکستانی ہیں، پنجتون ہیں، میں مسلمان ہوں، پاکستانی ہوں، پنجتون ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ اس غیر انصافی کو کیسے۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ اس کا مجھے ایک ایسا شخص یا ایسا ایماندار چاہے وہ گورنمنٹ کی طرف سے ہو، چاہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہو، جس پہ ہمیں اعتماد ہو، یہ جب بات سامنے آجائے گی جناب سپیکر صاحب، تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، کہ جو اس فلور پہ بڑا کودتے ہیں اور بڑی وہ باتیں کرتے ہیں، تو وہ کس قسم کی یہ غیر انصافی، یعنی تحریک انصاف کو اب تاریک انصاف بنانا چاہتے ہیں، تو ان لوگوں کے خلاف ایکشن بھی ہونا چاہیے کہ جو یہ اس قسم کے جعلی کام کرتے ہیں، میں یہ آپ کے پاس بھجوا رہی ہوں اور میں آپ کی کرسی سے یہ توقع کر رہی ہوں کہ اس کیلئے کوئی کمیٹی تشکیل دی جائے کیونکہ یہ ایک ایسی بچی کا، یعنی اس کو ہٹایا گیا ہے کہ جو Deserve کرتی ہے اور جو Deserve نہیں کرتی اس کیلئے، اور پھر جعل سازی کا جناب سپیکر صاحب، چاہے وہ میں ہوں، چاہے وہ کوئی اور ہو، جس رکن اسمبلی نے بھی اس قسم کا کام کیا ہے جناب سپیکر، میرا مطالبہ ہو گا اور میرے ساتھ اگر آپ لوگ اور اپوزیشن Agree کرتی ہے کہ اس رکن کی رکنیت بھی ختم کی جائے اور اس رکن کے خلاف باقاعدہ جعل سازی کا مقدمہ بھی قائم کیا جائے جس نے بھی یہ کام کیا ہے۔ میں آپ کے پاس لے کر آ رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب، پلیز۔

(تہقہے اور تالیاں)

جناب حبیب الرحمان (وزیر برائے زکوٰۃ و عشر): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سورن سنگھ صاحب۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: بیٹھ جائیں آپ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: حبیب الرحمان صاحب، حبیب الرحمان صاحب، پلیز۔

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): یو منٹ جی، د د ی کیس خو ما تہ پتہ

۔۔۔۔۔ د

(شور)

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں آپ کے توسط سے اپنی بہن کو یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ہاؤس کے ڈیکورم کا بھی خیال رکھیں اور پارلیمانی اداب کا بھی خیال رکھیں۔ جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے تو اس میں اس نے کہا، جولائی کا معاملہ ہے اور دو تین مہینے گزر گئے ہیں لیکن پھر بھی اگر یہ معاملہ اس نے اٹھایا تو کسی کے خلاف، کسی ایم پی اے پہ انگلی نہیں رکھی ہے حالانکہ یہ ایم پی اے کا کام نہیں ہوتا، یہ اگر ایم پی اے کرتا تو کسی اور کے ذریعے سے کرتا لیکن پھر بھی میں، یہاں پہ سیکرٹری ایجوکیشن بیٹھے ہیں، میں ان کو ہدایت کرتا ہوں کہ عید کی چھٹیوں کے بعد فوری طور پر اس کی انکوائری کی جائے

۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر! عید کی چھٹیوں کے بعد ایک تو اس لڑکی کا ٹائم ضائع ہو جائے گا، جناب

سپیکر صاحب! اس بات کیلئے آپ دو دنوں میں انکوائری کروائیں اور اس کو۔۔۔۔۔

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: انکوائری دو دن میں تو نہیں ہو سکتی۔

(قطع کلامیاں)

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: سپیکر صاحب! اس کو Deep study کرنا چاہیئے، اس کا Analysis کرنا چاہیئے، اس میں بہت ٹائم لگتا ہے، یہ نہیں ہے کہ ہاؤس میں اس سٹیج پہ تو بہت ساری باتیں ہو سکتی ہیں لیکن جہاں تک انکوآری کا تعلق ہے کہ انکوآری میں وقت لگے گا اس لئے کہ اس کی تہہ تک پہنچ جائیں اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے، اس لئے میں کہتا ہوں یہ پانچ اور دس منٹ کا کام نہیں ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اس کو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: Point of Personal Explanation پہ میرے خیال میں سورن سنگھ صاحب کا حق بنتا ہے، یہ جواب دیدیں، جواب دیدیں۔

(قطع کلامی)

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: میری معزز ممبر نگہت صاحبہ نے جو اخبار کی کٹنگ پیش کی ہے، میری ان سے گزارش ہے کہ آپ سب تسلی سے سن لیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ نگہت اور کرنی صاحبہ! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔

ذاتی وضاحت

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: آپ نے سوال کیا ہے، تسلی سے سن لیں، آپ کی مہربانی ہوگی۔ میری معزز رکن اسمبلی نگہت صاحبہ نے جو بات کی ہے، میں اس کے ساتھ ہوں، اگر اس میں کسی بندے پہ بھی یہ چیز ثابت ہوگئی کہ اس شخص نے اس میں پیسے دے کر نمبر بڑھائے ہیں، اگر وہ ثابت ہوتا ہے یا اس شخص نے کیا ہے تو اسمبلی کے فلور پہ میں کہتا ہوں کہ میں، سردار سورن سنگھ، ’اوصاف‘ اخبار آج سے تین مہینے پہلے میں نے پڑھا ہے، میرا نام اس میں دیا ہے انہوں نے، میری بات سنیں، میں، سردار سورن سنگھ، اسمبلی کے فلور پہ میڈیا کے سامنے کہتا ہوں کہ خدا کی قسم اگر ایک منٹ بھی اس اسمبلی میں رہ گیا، میں استعفیٰ دینے کو تیار ہوں۔ (تالیاں) نا انصافی میرے قائد نے مجھے نہیں سکھائی، انصاف کی آواز اور انصاف کا نام لیکر یہاں

پہ پہنچے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ نا انصافی ہوگی اور پھر مینارٹی کی تو میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں نگہت صاحبہ! اور پوری اسمبلی کو جناب سپیکر صاحب، میں ابھی سے اپنا استعفیٰ لکھ کے آپ کے حوالے کرتا ہوں، (تالیاں) اگر یہ ثابت ہو گیا کہ یہ کام میں نے کیا ہے یا میری وجہ سے ہوا ہے تو خدا کی قسم میں نہیں آؤں گا، میں کسی پہ کوئی کیس نہیں کرتا۔ اگر یہ ثابت نہ ہو اور میرے خلاف ایک پروپیگنڈہ اور مجھے چپ کرانے کے خلاف ایک سازش ہے تو میری پھر اس اسمبلی سے اپیل ہے، درخواست ہے کہ خدار امیر اساتھ دو گے اس اخبار کے ایڈیٹر کے خلاف بھی اور ان لوگوں کے خلاف بھی جنہوں نے یہ پروپیگنڈہ کیا ہے (تالیاں) کیونکہ آج یہ سورن سنگھ کے خلاف ہے تو کل کسی اور معزز اسمبلی کے خلاف بھی ہو سکتا ہے، کسی اور کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے دکھ ہے اس بات کا اور میں اپنی بہن کو یہ بتاؤں کہ اگر پانچ لاکھ روپے میں 3 سے 29 میں نمبر بن جاتے ہیں تو یہ تو میرا خیال ہے یہاں پر ارب پتی، کروڑ پتی لوگ بیٹھے ہیں، پھر تو غریب آدمی تعلیم ہی حاصل نہیں کر سکتا پھر تو امیر ہی سارے کالج میں پہنچ جائیں گے اور پھر یہ Fault ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہو گا کہ جس بورڈ سے یہ نمبر بڑھے ہیں، وہاں ایک انکوآری کی جائے، جس کالج سے بڑھے، ان کی انکوآری کی جائے کہ کیوں بڑھے ہیں، کس وجہ سے بڑھے ہیں؟ اس کی انکوآری ہونی چاہیے، 'پراپر' انکوآری ہونی چاہیے اور میں آپ کے ساتھ ہوں، یہ اسمبلی آپ کے ساتھ ہے، اپوزیشن اور اس میں کوئی بات نہیں ہے، (تالیاں) انسانیت کی بات ہے، ایک بچی کے مستقبل کا سوال ہے۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کی آزادانہ طور پہ انکوآری کی جائے اور میں پھر کہتا ہوں کہ اگر مجھ پہ یہ بات ثابت ہوگئی تو خدا کی قسم میں استعفیٰ دے کے آپ کو Goodbye کر کے یہاں سے چلا جاؤں گا اور ہر سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت اور کرنٹی: جناب سپیکر! چونکہ یہاں پر جتنے بھی فاضل ممبرز ہیں، وہ ہمارے دوست ہیں، ہمارے Colleagues ہیں، میں نے یہی سمجھا ہے کہ شاید اس بات پہ یہ پھر اٹھ کے مجھ سے کوئی الجھنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا ہے کہ یہ پھر اٹھ گئے ہیں۔ میں نے ان کا نام نہیں لیا، میں نے آپ کو صرف Facts and figures دیئے ہیں، اس میں جو بھی Involve ہے، اس میں میں نے آپ کا نام نہیں لیا، میں نے کہا

یہ شاید جواب دینے کیلئے جیسے کل آپ اٹھے ہیں، جیسے پرسوں آپ اٹھے ہیں تو شاید مجھے جواب دینے کیلئے آپ اٹھے ہیں تو میں نے کہا پھر آپ اٹھ گئے ہیں۔ اس میں آپ کا نام میں نے نہیں لیا، اس میں میں نے کہا کہ کوئی ہمارا رکن اسمبلی اس میں Involve ہے اور جو بھی Involve ہے، اس میں آپ اور میں مل کر اس کے خلاف جہاد کریں گے کہ اگر ہمارے تعلیمی اداروں میں اس قسم کی مداخلت ہوتی رہی تو پھر نہ تو پڑھائی ہو سکتی ہے اور نہ ہی میرٹ پے لوگ آسکتے ہیں۔ یہ آپ کا بھی کام ہے، نشاندہی کرنا ہمارا کام ہے اور اس کی انکوائری کروانا اور اس کا سارا جو بھی پروسیجر ہے، وہ آپ کا کام ہے، میرا کام ہے کہ میں سپیکر صاحب کے نوٹس میں بات لاؤں۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: سپیکر صاحب! ایک منٹ کیلئے صرف، میری ایک ریکوریٹ آپ سے یہ ہوگی کہ اس کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی کر کے دیں، اگر یہ غلط ہو، جھوٹ ہو، کسی ممبر اسمبلی کو بدنام اور بلیک میل کرنے کی سازش ہو تو ان لوگوں کے خلاف بھی ایکشن ہونا چاہیے، یہ آپ کہیں، میں آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر مظفر سید، پلیز۔

محترمہ گلہت اور کزنی: جناب سپیکر، ہم ان کے ساتھ ہیں، اگر ہمارے ممبران اسمبلی کو، جو بھی ہے، چاہے اس طرف کا ہے یا اس طرف کا ہے، اگر اس پے کوئی جھوٹا بہتان یا جھوٹی قسم کی ان کے بارے میں خبریں یا جھوٹا کوئی ایسا ہوگا تو جناب سپیکر، ہم بالکل اپنے، کیونکہ اگر فوج اپنے لوگوں کیلئے ایک دوسرے کا ساتھ دے سکتی ہے، یہاں پے ہماری کمزوری ہے، اگر بیورو کریٹس اپنے لوگوں کا ساتھ دے سکتے ہیں، اگر دوسری یونین اپنے لوگوں کا ساتھ دے سکتی ہیں، ہمارے ملک کا تو المیہ ہی یہی ہے کہ ہم تمام پولیٹیشنز ایک دوسرے کے کپڑے اتارنے کیلئے اور ایک دوسرے کی Leg pulling کیلئے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر ہم سب لوگ ایک ہو جائیں تو میرا خیال ہے پاکستان کو کسی اور کے دفاع نہیں، ہم سب ان کے دفاع کیلئے کافی ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ مظفر سید، پلیز۔

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ زہ ستاسو پے وساطت بانڈی د دی ایوان پے وړاندې یو اہمہ خبرہ کول غوارم چپی ضلع دیر پائیں، بالا دا د پرامن

خلقو علاقه ده او پرون يو عجيب غوندي آپريشن هلته شروع شوي دے ، نه يم خبر چي دا د كوم سازش تحت كيږي ، نه يم خبر چي دا د چا د پاره كيږي؟ مونږ د دي قائل يو چي سيكورتې فورسز د خپل كار كوي ، مونږ د هغه خلقو پشت پناهي نه كوؤ بلکه د هغوي خلاف يو چي خوك امن خرابوي خو مونږ د دي تپوس كوؤ جناب سپيكر صاحب چي دي آئي جي ملاكنډ داسې څه وچي نه بغير په دير كښي د دي خبرې اعلان كړي دے چي په دير پائين كښي د پندرته تاريخه پورې د نن نه د آپريشن اعلان كړي دے ، عام كورونو ته خلق ورځي ، پوليس ورځي د خلقو نه كلاشنكوف ، توپك يا چريټز يا داسې د خپل حفاظت د پاره كور كښي معمولي معمولي ، دا خو پښتنو علاقه ده ، چا سره دا وړه اسلحه نشته؟ سيكورتې فورسز سره زمونږ قامي جرگي فيصله كړي وه چي په دير بالا و پائين كښي څومره لويه اسلحه ده ، دا د حواله شي او هغه حواله شوې ده ، هغه تههيك تههيك گورنمنټ ته ، هغه سيكورتې فورسز ته حواله شوې ده۔ اوس مونږ حيران يو چي په دغه پرامن علاقه كښي اوس د نور آپريشن څه ضرورت دے؟ خلقو كښي يو ډير لوي انتشار دے ، خلق ډير زيات بالكل روډونو ته د راوتو منتظر دے۔ هلته يو حالات د هغې نه گهمبیر كيږي نو داسې پرامن علاقه كښي د داسې قسمه سرگرمو ضرورت نشته ، بې ځايه د امن و امان هلته نه خرابوي ، زمونږ ستاسو په وساطت باندې هغوي ته دا درخواست دے چي چرته مشكوك خلق وي ، هغه د تارگت شي ، چرته تارگت آپريشن وي ، هغه د كيږي ، هغې باندې زمونږه څه ريزرويشنز نشته خو مونږ د دي خبرې اجازت چرته هم نشو ور كولي ، د هغه ځانې عوامي نمائندگي كوؤ ، دا ايوان په دي خبره باندې مونږ خبروؤ چي يره حالات د نور نه خرابيږي ، امن طرف ته يو قدم روان دے ، نو د دغې پرامن علاقې د ډيكورم او د هغې د عزت او د هغې ځانې خويندو او د ميندو او د هغوي د تحفظ او د هغوي د عزت د پوره پوره خيال و ساتلې شي او د هغه خلقو كښي د دي وطن سره د مينې جذبه زياته شي ، هغه خلق د په بغاوت خوك نه اماده كوي۔ شكريه ، جناب سپيكر صاحب۔

جناب محمد علي (پارليماني سيكرټري برائے خزانہ): جناب سپيكر صاحب! دي باره كښي ما عرض كولو نو كه تاسو اجازت راكړو۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ مظفر سید صاحب تاسو ته تفصیلی خبره وکره، زمونږ دیر بالا او دیر پائیں په دې صوبه کښې ډیر د یو اهمیت حامل دوه اضلاع دی او الحمد لله دیر بالا او دیر پائیں همیشه د پاره د دې ملک او د دې وطن او د دې صوبې د پاره ډیرې زیاتې قربانیانې ورکړې دي۔ خاصکر دا نن سبا دا کوم Crises په دې صوبه کښې روان دی نو په دیکښې زمونږ دیر بالا او دیر پائیں چې کوم مشران دی نو هغوی په هر ټائم او په هر موقع باندې د حکومت سره بهرپور تعاون او هلته باقاعده قومی مشرانو خپل خپل یو گرینډ جرگې هلته فعال کړې دي۔ زمونږ د علاقې چې څومره ایشوز دی، څومره معاملات دی نو مونږ براه راست هغه د آرمی سره، هغه د پولیس سره مونږ شیئر کوؤ۔ څنگه چې مظفر سید صاحب خبره وکره جناب سپیکر صاحب، نو مخکښې مونږ ته آرمی یو خبره یا د پولیس په ذریعه مونږ ته مشران ئه کښینولی وو، د دې علاقې نه غټې غټې اسلحې تاسو حکومت ته Surrender کړئ، په دې علاقه کښې جناب سپیکر صاحب، هیڅ شک نشته چې په دې دیر اړ او په دیر لوئر کښې د بعضې کسانو سره غټې اسلحې وې خو د هغې بنیادی وجه هم دا وه چې دا علاقې چونکه غرنیزې علاقې دی، دغلته دشمنیانې او ذاتی معاملات ډیر زیات دی نو خلقو د ذاتی دشمنو د پاره دا غټې غټې اسلحې هلته ساتلې وې او دا هغه اسلحې وې چې زمونږ کوم خلق سعودی عرب ته مزدورو له تلی دی نو خپل هغه خولې هغوی هلته تویوی او دلته خپل کور د پاره حلال رزق به ئه هم گټو او خپلې هغه دشمنیانو د پاره به بیا دوئ څه نه څه اسلحه هم اخسته۔ مونږ آرمی ته، حکومت ته، پولیس ته دا یوریکویست کړه وو چې چونکه د دې علاقې اجتماعی مسئلې دی، دلته دشمنیانې هم دی، اول تاسو د دې علاقو دا جرگې وکړئ، دا غټې غټې دشمنیانې ختم کړئ چې دشمنیانې ختمې شی نو دلته بیا د اسلحو ضرورت نشته۔ بل چې کوم دلته دا غټې اسلحې دی، دا خلق Surrender کوی نو تاسو دوئ ته یو قومی معاوضه ورکوئ۔ یو سړی په پینځویشت زره روپۍ باندې ټوپک اخسته دے نو هغه د مستی نه دے دے اخسته، هغه د د بنمنی د وجې اخسته دے او خپل تحفظ هلته کوی۔ نو که تاسو

دا اسلحې اخلئ، يو جرگه وکړئ او بل د دې اسلحې مناسب معاوضه تاسو ورکړئ چې دا سره ځان له حلال کاروبار شروع کړی او خپل هغه ژوند يو نارمل طريقه باندې تيروي. هغه وعده هم وشوه خو په هغې باندې څه عمل نه دے شوه خو زه صرف دا يو ريكويست كوم، څنگه مظفرسيد صاحب او وئيل تهېك تهېك زمونږه په اير او لوئر ډير كښې څه قسم مشكلات دى، مسئلې دى، الحمدلله د دغې علاقې خپل قومي جرگې دى، گرينډ جرگې هلته باقاعده تشكيل شوې دى، زمونږ سره د خپله رابطه كوى، مونږه به د دې قوم سره، د دې خلقوسره خپلې خبرې ډسكس كوؤ. هان چې كله زمونږ نه ونشوه او مونږ كوم ځائې كښې Feel كوؤ نو تهېك ده هغه د حكومت Writ دے، هر ځائې كښې د هغه خپل Writ قائموى، لهذا زمونږ دا ريكويست دے، څنگ چې مظفرسيد صاحب وائى، زمونږ سره د تهېك تهېك په دې خبره كښې مشوره كيږي او كوم دا علاقې دى، اوس زه تاسو ته يو مثال دركړم، زما كوهستان دے جناب سپيكر صاحب، ټوله غړئيزه علاقه ده، دغلته يو سره به په كور كښې تماچي خان سره ساتى نو دا زمونږ يو عزت دے، غيرت دے، زه په ځنگل كښې وخت تيروم، زما سره ټول مال مويشى زه ساتم، هلته مونږ د شرمخ نه يريږو او خپل د هغه مال مويشى تحفظ هم كوؤ، هلته لوكل دشمنيانې دى نو چې اوس زما نه حكومت تماچي او ټوپكې كوم چې زمونږ سره لائسنس والا دى، هغه راغونډوى نو يو خو عام Overall چې دے نو امن و امان مسئله ده نو چې زه په ځنگل كښې وسپرم او زما سره په كور كښې تحفظ دپاره تش تماچي هم نشته نوبيا به لكه مونږ اخر خپل د هغه عزت او غيرت، هغه كور كښې مونږ سره زنانه وى، زمونږ اولاد دے، د هغوى تحفظ هم ضرورى دے، نو لهذا په دې بنياد باندې وايم چې په دې بهرپور توجه وركړې شى او د مظفرسيد صاحب دې خبرو سره زما سو فيصد اتفاق دے جى. شكريه.

جناب قائم مقام سپيكر: جى، حبيب الرحمن صاحب، پليز.

وزير برائے زکوٰۃ و عشر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زما دې دواړو ورونو چې کومه خبره وکړه، چونکه زه هم د هغې ملاکنډ ډويزن سره تعلق لرم نو لاء اينډ آرډر سپچویشن هلته كښې د دې نورو حلقو نه مختلف دے لږ، هلته فوج دے، صرف د

شانگلی نه او د بونیر نه، چونکه حالات زه به دا او وایم چې اوس هم پوره دغه نه وو خو بهر حال فوج د هغه ځانې نه تله دے، د دوی په علاقو کښې فوج هم دے زه به دا او وایم، د دوی دې خبرو سره ځکه چې زمونږ علاقه ده، د پښتنو ماحول دے، څومره پورې چې د آپریشن تعلق دے، آپریشن هله کیږي چې فورسز د هغې ضرورت محسوس کړي خو مونږ به دا دغه وکړو چې زه دا هدايت ورکوم چې زمونږ دلته کښې د پولیسو چې کوم نمائندگان ناست دی، فوری طور د ملاکنډ ډویژن د ډی آئی جی سره رابطه قائمه کړي او سبا د اسمبلی چې کله سیشن وی دلته، چې سبا Complete report د دوی دا کوم تحفظات چې دی، کوم Grievances دی، د دې متعلق، چې مونږ ته پوره علم نه دے ځکه چې مونږ In picture نه یو چې صورتحال څه دے؟ البته یو جنرل خبره چې مونږ باندې تیریری نوزه به دا درخواست وکړم ټول فورسونو ته چې د پښتنو نه بلکه د ټولو پاکستانی شہریانو د عزت، د هغوی عزت خیال د وساتې او کله چې آپریشن کوی نو خصوصاً د پښتنو ځان له یو جدا کلچر دے نو د هغوی د بې عزتۍ کوشش د نه کوی او د عزت په طریقہ باندې د د هغوی د کور تلاشیانې اخلی چې دا د قوم نه چې کوم دے دغه نشی او سبا پورې، زمونږه دلته کښې نمائندگان ناست دی، زه هغوی ته هدايت کوم چې فوری طور سبا د ملاکنډ ډویژن، نن د رابطه قائمه کړي او سبا ته درې بجې باندې د اسمبلی دلته سیشن شروع وی چې مونږ بهرپور طور دې اسمبلی ته د دوی دا Grievances چې دی، دا مکمل رپورټ دوی ته مونږ پیش کړو۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ستاسو او د ټول هاؤس توجه دې خبرې ته راوستل غواړم چې په ننې ورځ باندې د بدقسمتی سره په سوات کښې ملاله یوسفزئی باندې چې د دې وطن بچی وه، د دې وطن بچی ده او هغې باندې حمله شوې وه او دا هغه ورځ ده چې مونږ دا گڼو چې ملاله یوسفزئی باندې اټیک چې وو یا په ملاله یوسفزئی باندې حمله چې وه، دا یواځې په هغې یا د هغې په ملگرو نه وه، د دې وطن په هرې جینې باندې، د دې وطن په هرې بچی باندې دا حمله چې وه، د تعلیم دشمنانو یو دا کوشش کولو چې کوم

خلق د آواز خاوندان دے يا كوم خلق د سوچ او فكر خاوندان دے يا دا كوم خلق
 چي په دې وطن كښې تعليم او شعور خوروي، د هغې ظالمانو دا خيال وو چي دا
 آواز چي دے، دا آواز به مونږ بند كړو دا سوچ او فكر چي دے، دا به مونږه ختم
 كړو او دا ننځي ورځ په دې حواله باندې هم ډيره زياته اهمه ده چي مونږ شكريه
 ادا كوؤ د دنيا د هغه ټولو ادارو، د دنيا د هغه ټولو ملكونو چي چا د دې وطن
 يوې بچي له دومره لږ اعزاز وركړو چي ډير لږ اعزازات هغې ته ملاؤ شو۔
 په دې وطن كښې د تعليم د خورولو د پاره، د شعور د خورولو د پاره د هغې
 ماشومې ماشوم فكر چي وو، ماشوم سوچ چي وو، هغه Recognize شو۔ زه دا
 گڼم چي دا ټوله اسمبلي څنگ چي د دې صوبې لويه جرگه ده، دا د ټولې صوبې د
 پاره يو لږ اعزاز دے، د ټول ملك د پاره ډير لږ اعزاز دے او زما يقين دا
 دے چي د هغې حملې سره د دې وطن د هرې جينئ، د دې وطن د هرې بچي
 حوصله چي ده، هغه نوره سيوا شوې ده، جذبه چي ده هغه نوره لويه شوې ده، د
 تعليم او د شعور طرف ته تگ چي دے، قدمونه چي دي، هغه نور تيز شوي دي۔
 مونږ په دې هاؤس كښې نن زه د عوامي نیشنل پارټي د طرف نه بيشكه د دې
 وعدې يو وارې مونږ بيا پخواله كوؤ چي په دې وطن كښې د امنيت د قيام د پاره
 په دې وطن كښې د تعليم او د شعور د خورولو د پاره بايد چي مونږ د هغې
 ماشومې ملاله يوسفزئي سوچ او د هغې فكر، د هغې 'كمتمنټ'، د هغې
 Devotion هغه ځان ته مخې ته كيردو او د تعليم او د شعور د پاره چي خپل
 كوششونه دي، چي هغه نور هم زيات سيوا كړو۔ سپيكر صاحب، زمونږ د پاره دا
 خبره هم باعث افتخار ده، دا د وياړ خبره ده، دا د افتخار خبره ده چي ټولې دنيا
 نن زمونږ دا خطه چي ده، په دې باندې په دې حواله باندې ئے نظر دے كه چرته
 دلته داسې سوچ موجود دے چي هغه د تعليم او د شعور خلاف دي نو بيا د ملالې
 چي كومه جذبه وه يا چي كومه جذبه ده يا چي كوم خدمات دي يا چي هغې كومه
 قرباني وركړه، زما يقين دا دے چي هغه سوچ چي دے، د دې وطن د هرې جينئ
 دے، د دې وطن د هرې بچي دے بلكه كه زه دا اووايم چي ملاله يوسفزئي يواځې
 ملاله يوسفزئي نه ده، د دې وطن هره جينئ چي ده، د دې وطن هره بچي چي ده،
 دا به ملاله يوسفزئي وي، زما يقين دا دے چي دا خبره به بې ځايه نه وي يوارې

بیا زہ د تہلہ دنیا د تہلو ہغہ لویو لویو ادارو، د ہغہ تہلو لویو لویو ملکونو چہ
 د دہ وطن بچہ لہ ئے، دیر لوئے لوئے ملکونو چہ د دہ وطن بچہ لہ دیر دیر
 لوئے لوئے اعزازات ورکری دی، د دہ ہاؤس د طرف نہ زہ د ہغوی شکریہ ادا
 کوم او د ہغوی دیر زیات ممنون یم۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی نگہت اور کرنی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اور کرنی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! جو بات بابک صاحب نے یہاں
 پہ کی، بہت اہم پوائنٹ، یہاں پہ یہ جو خراج تحسین پیش کیا ہے، جناب سپیکر صاحب! ہم ملا لہ یوسفزئی کو
 خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان اداروں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جن کو یہ پتہ چل گیا ہے کہ اگر ایک
 طرف 'نیکٹیو' سوچ ہے تو دوسری طرف خواتین سمیت جو ہے، وہ ایک بہت 'پازٹیو' سوچ بھی ہے
 جس کیلئے وہ اپنے مردوں کے شانہ بہ شانہ کھڑی ہو کر اس ایک سوچ کے ساتھ لڑ سکتی ہیں اور ان کیلئے اپنی
 جان بھی دے سکتی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں زیادہ بات نہیں کروں گی لیکن یہ بات ضرور کہوں گی کہ
 ایک ایسا پوارڈ، ایک ایسا اس Prize اور ایک ایسے اس سے اس کو نوازا گیا کہ میں سمجھتی ہوں کہ اس ملک
 کی ہر بچی جو ہے، وہ ملا لہ یوسفزئی ہی ہے۔ پاکستان کو اگر کسی غلط نام سے، یعنی دہشتگردی کے نام سے پہچانا جاتا
 تھا تو آج وہ بہت سی ملا لہ یوسفزیوں کے نام سے اور بہت سے ہمارے شہیدوں کے نام سے، ہماری فورسز کے
 نام سے، ہماری آرمی کے حساب سے، ہمارے میڈیا کے لوگوں کے اس سے اور اس کے علاوہ ہمارے
 Innocent people کے ناموں سے یہ جانا جاتا ہے کہ پاکستان کو نقصان دینے والے لوگ جو ہیں، اگر وہ
 ہیں تو دوسری طرف اس کو بچانے والے بھی ان شکلوں میں موجود ہیں۔ تو ہم ایک بار پھر ملا لہ یوسفزئی کو
 خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہر بچی پڑھائی لکھائی میں اتنی ہی دلچسپی لے گی اور پڑھ لکھ کر
 پاکستان کو ایک ترقی کی راہ پر گامزن کرے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی عصمت اللہ صاحبہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: شکر یہ، جناب سٹیکر۔ جناب سٹیکر، مجھ سے پہلے میرے چند معزز بھائیوں نے ایک افسوسناک واقعے کی طرف اشارہ کیا، ملائہ یوسفزئی کا، تو جناب والا! اس واقعے کی بھی مذمت کرتے ہیں اور بہت ساری بے گناہ بچیاں جو ایسے واقعات میں شہید ہو چکی ہیں، معصوم بچیاں، اس میں بہت سارے معززین شہید ہو چکے ہیں، علمائے کرام، شیخ الاحادیث اس میں شہید ہو چکے ہیں، ہم ان سب پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں، مذمت کرتے ہیں لیکن جہاں تک انہوں نے پس پردہ ایک فکر کی بات کی تو فکر کے حوالے سے میں اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں جناب سٹیکر، کہ یہ اسلامی ملک ہے اور یہاں ہمارا آئین ہمیں پابند بناتا ہے اس بات کا کہ ہم اسلامی تعلیمات کو عام کریں اور جناب والا، فکر اقبال، تصور اقبال بھی ہم ایک معتبر چیز مانتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ:

خیر نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش افرنگ سر مہ ہے میری آنکھ کا خاک کا مدینہ و نجف

اور اسی طرح وہ فرماتے ہیں کہ:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت

تو لہذا یہ عالمی اداروں کا اس کو اتنا جاگر کرنا، وہ اگر اس علامہ اقبال کی فکر کے خلاف ایک سوچ کیلئے ہے تو پھر ہم اس کی حمایت نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہم اس کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ جناب سٹیکر، بقیہ اس ملک کے حالات انتہائی افسوسناک ہیں، کل ہم نے یہ شہداء جو زلزلہ میں لوگ شہید ہوئے تھے، ان کیلئے ہم نے تعزیت کی، لیکن ایک فکر، ان کے ساتھ دو بچیاں، ایک کائنات نام ہے اور ایک دوسرا نام ہے۔۔۔۔۔

ایک رکن: شازیہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہن شازیہ، وہ بھی اس میں زخمی ہو چکی ہیں، تو مطلب یہ ہے کہ اس حوالے سے اس کے پس پردہ جو لوگ اپنے جس مقصد کیلئے اس کو آگے چلا کر استعمال کر رہے ہیں، اس فکر کی ہم حمایت نہیں کر سکتے جناب سٹیکر۔

جناب قائم مقام سٹیکر: شکر یہ جی۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Acting Speaker: Mr. Muhammad Ali, MPA, to please move his privilege motion No. 9, in the House. Mr. Muhammad Ali.

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ میرے حلقہ نیابت کے ڈی ایف ایم، یعنی ڈویژنل فارسٹ مینجر، ایف ڈی سی، محمد زیاد شرینگل فارسٹ ڈویژن انتہائی کرپٹ اور بد اخلاق انسان ہے۔ کسی مسئلے میں میں نے کئی مشران کو انکے دفتر بھیجا، وہاں ان کے ساتھ انتہائی بد تمیزی اور بد اخلاقی کی اور بھرے مجمعے میں مجھے گالی گلوچ بھی دی جس کو میں نے ایم ڈی، ایف ڈی سی کے نوٹس میں لایا مگر ایم ڈی کے دو مہینے کے ٹال مٹول اور بہانوں کے بعد میں منسٹر فارسٹ کے پاس گیا اور اسی دن ایم ڈی، ایف ڈی سی بھی موجود تھے، اسی دن منسٹر نے ڈی ایف ایم کے تبادلے کا حکم صادر فرمایا لیکن 11 ستمبر سے 24 ستمبر تک ڈی ایف ایم تبادلے کے باوجود اپنا چارج چھوڑنے کو تیار نہیں اور بار بار جرگوں کے سامنے منسٹر کو بھی اور مجھے بھی گالیاں دیتا رہا کہ اگر ان کے پاس اختیار ہے تو مجھے دفتر سے نکالیں، لہذا دو بار سرعام مجھے گالیاں دیں اور میری تضحیک کی۔ لہذا اس کے اس اقدام سے میرے اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا ڈی ایف ایم کے خلاف سخت کارروائی کی گزارش ہے۔

جناب سپیکر صاحب! بحیثیت د مسلمان او د دہی قوم د نمائندہ او د مشر دا زمونہ ذمہ واری دہ چہی اول بہ پہ سوسائٹی او پہ معاشرہ کنبہی مونہہ د خپل خان اصلاح کوؤ، اول بہ مونہہ خان تھیک کوؤ بیا بہ مونہہ پہ نورو باندہی خبرہ کوؤ او د دہی قوم او د دہی اولس د فلاح د پارہ بہ سوچ کوؤ۔ زمونہ د شرینگل چہی کوم ڈویژنل فارسٹ مینجر دے، انتہائی غل سرے چہی د ہغہ ما ثبوتونہ ہم را پیدا کرل او اولسے چہی کوم زمونہ شرینگل فارسٹ ڈویژن دے نو ہلتہ دہ خلوارلس چہی کوم باورچیان دی، Cooks نئے بھرتی کری دی، د دہی کسانو تنخواہ راخی او پہ Payroll باندہی ہغہ باقاعدہ راخی خو دا کوم سرے چہی بھرتی دے، د دہی سری تہ ہم دا پتہ نشتہ چہی زہ بھرتی یم کہ بی روزگارہ یم؟ ہغہ نہ دے خبر او ہغہ د خلوارلسو Cooks تنخواگانہی چہی دی، نو دہی ایف ایم جیب تہ خئی۔ ہلتہ یو بل فارسٹ منشی دے چہی د ہغہ د او وہ میاشتو تنخواہ چہی پہ Payroll راخی، ہم دغہ دہی ایف ایم نئے خپل جیب تہ اچوی او دا پیسہ ہغہ خوری۔ Recently زما پہ حلقہ کنبہی د خنگل د تھیکہی چہی کومہی تیندرہی شوہی

دی، تھیکدارانو چچی کوم کار اخستے دے نو خلوارلس تھیکدارانو، دھر یو تھیکیدار نہ دہ پنخوس پنخوس زرہ روپی بطور رشوت اخستو، نو چچی کلہ ورتہ تھیکدارانو دا مزاحمت کرے دے چچی یرہ دا زمونہ سرہ تہ ظلم کوپی، مونہ بہ خپل ممبر تہ اووایو نو جناب سپیکر صاحب، دا مونہ چچی پہ دپی پبنتو کبھی یوہ خبرہ کوؤ چچی ممبر خو، اخوا نور پری تاسو پوہیری جی چچی مونہ شہ وایو چچی ہغہ خو داسی داسی دے، ہغہ شہ شہ دے؟ نو جناب سپیکر صاحب! دلنہ زما خویندی ناستی دی خکہ زہ دحیا نہ ہغہ الفاظ نشم وئیلے۔۔۔۔۔

ایک رکن: وایہ وایہ۔۔۔۔۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): خو زما صرف دا یو گزارش دے جناب سپیکر صاحب، چچی یو افسر چچی ہغہ دومرہ پورپی ندر او دلیر دے چچی دہغہ تبادلہ کیری پہ 11 ستمبر او 24 ستمبر پورپی دا سرے پہ دفتر کبھی ناست دے او برملا دا وائی چچی ہغہ منسیر تہ د اووایہ چچی راشہ ما او باسہ او ہغہ ایم پی اے تہ د اووایہ، زہ د دپی خائی نہ نہ پاخم۔ خو زہ صرف د دپی یوپی خبری گزارش کوم چچی ہم پہ دپی 24 ستمبر باندپی د قوم مشران د درپی کلواتیا مشران راوتلی دی او د دغہ دفتر گھیراؤ نے کرے دے او بیا پولیس او د دپی قوم پہ مینخ کبھی یوہ معاہدہ ہم شوپی دہ چچی ہغہ معاہدہ جناب سپیکر صاحب، داسی دہ:

"قرارداد بہ طرف قوم کوہستان بشمول کلکوٹ لاموتی تھل"

آج بہ مورخہ 24-09-2013 جملہ مشران درج بالا بشمول جے ایف ایم سی، جوائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی، قرارداد پیش کرتے ہیں کہ جس وقت تک ڈویژنل فارسٹ میجر، ایف ڈی سی شرینگل محمد زیاد یہاں موجود ہوگا ہم جنگل میں ون کنٹریکٹ اور دوسرے کام اور جنگل میں فیلڈ کے کام نہ ہونے دینگے، لہذا ڈی ایف ایم ہذا کا ٹرانسفر ہو چکا ہے لیکن محکمہ کا حکم نہیں مانتا اور زبردستی سے چارج سنبھالا ہوا ہے، مختلف رکاوٹ پیدا کر کے جے ایف ایم سی کے ساتھ بھی بغیر مشاورت علاقے میں تصادم پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے، لہذا اس کا یہاں سے تبادلہ کر کے دوسرا ڈویژن کھولا جائے۔"

جناب سپیکر صاحب! زہ دیر دا خبرہ پہ افسوس سرہ کوم، ما تہ مناسب ہم نہ وہ چچی پہ دپی خلورو میاشتو کبھی او بیا پہ دپی یوہ ہفتہ کبھی دوہ پریویلج

موشن پش کوم، دا زما د پارہ ہم بنہ خبرہ نہ دہ خو زہ صرف دا یو عرض کوم
 جناب سپیکر صاحب! چہ د کرپٹ زمونہ افسرانو دا رویہ دہ چہ ہم غلا پہ ډاگہ
 باندہ کوی او ہم بیا د هغه تبادلہ کیچی او کورپت ته ځی۔ جناب سپیکر صاحب!
 زما لہہ شکوہ او گیلہ ہم دہ، هغه گیلہ او شکوہ زما دا دہ، یو سرے مرے کوی نو
 د هغه د پارہ بہترین او محفوظ ځائی باجوہ دے، هغه ځی پہ باجوہ کبھی پناہ
 اخلی چہ ما پسې څوک نشی راتلے۔ پہ پاکستان کبھی زمونہ سیاستدانان د
 تاپ چہ کوم غلہ دی، غلا کوی او سعودی عرب وائی راشہ زما جولئی تاتہ
 خالی دہ، پناہ زما سرہ اخلہ۔ دغه شان چہ کوم کرپٹ افسران دی او مونہ د
 هغوی گریوان ته لاس اچوؤ نو هغوی ډاٹریکٹ ځی عدالت ته، Stay راخلی چہ
 "مجھے سیاسی طور پر تبدیل کیا گیا ہے"، زہ اخر دا وایم، د عدالت پہ خدمت کبھی ہم زما دا
 گزارش دے چہ کم از کم هغه دا گوری چہ زہ دا Stay چا له ورکوم او پہ کوم
 بنیاد باندہ چہ دے نو دا سرے تبدیل شوے دے؟ نو لہذا زہ دا عرض کوم جناب
 سپیکر صاحب، دیارلس ورځی دا سرے پہ دفتر کبھی پہ بدمعاشی ناست دے او
 بیا تلے دے کورپت کبھی چہ دے نو Stay اخستی دہ چہ زہ سیاسی طور باندہ
 تبدیل شوے یم۔ زہ صرف دا مثال درکوم، زما پہ حلقہ کبھی یو ډاکٹر وو،
 انتہائی غلط انسان وو چہ ما ته غریبانان خلق به راتل او ماتہ ئے درخواست او
 منت کولو چہ ته پہ خپل کور کبھی خور او مور لری، د دہ ډاکٹر داسی کردار
 دے چہ عزتمند خلق دا ډاکٹر کور ته نشی بوتلے، دا زمونہ پہ زنا نو باندہ غلط
 نظر اچوی، هغه ډاکٹر ما پہ دی ایچ او باندہ بدل کرو، پہ سحر هغه لارو، وائی
 مجھے سیاسی طور پر تبدیل کیا گیا ہے او ایم پی اے زما نه غلط ډیمانہ کولو، نو زہ حیران پہ
 دہ یم چہ دیو میڈیکل ٹیکنیشن، ما به هغه ته څہ وئیل چہ ما ته ډسپرین گولئی
 کور ته را اولیہ چہ ما پرې غلط کولو؟ خو زہ حیران پہ دہ یم چہ کورپت سری له
 Stay ورکوی، هغه بیا پہ هغه ځائی ناست وی، د دہ ډی ایف ایم پہ بارہ کبھی
 خو زہ دا وایم چہ جناب سپیکر صاحب! کہ اسمبلی پہ دہ صوبہ کبھی نه وې او
 دا پارلیمنٹ نه وے نو ما چہ دے دہ سری له پہ خپل انداز باندہ سزا ورکولئی
 شوہ، ما دے پہ گا ډی پورې ترو او پہ دہ رو ډونو باندہ ما دا سرے رابنکودو
 او دا زہ هر هغه کرپٹ افسرانو او بیورو کریسی ته چیلنج ورکوم، پہ دہ اسمبلی

کبھی چہی خپلی قبلہی درست کرئی، قبلہی، خپل قبر ہم د اور نہ مہ ڊ کوی، خپل بچو له ہم حرام رزق مہ وری، کہ خپلی قبلہی مو درست نہ کرہی نو ماتہ بیا پہ بلہ طریقہ بانڈی ہم ستاسو د سمولو لاره معلومہ ده او پہ هغی بانڈی بیا زہ بنہ پوهیبرم۔ لہذا زہ دا وایم، دا د 124 ایم پی ایز بی عزتی ده، د 124 ایم پی ایز تذلیل شوے دے، زہ دہی اسمبلی تہ دا وایم، زہ بہ پہ دوه خبرو مطمئن کیبرم جناب سپیکر صاحب، اولنی خبره خودا ده چہ دے سری Stay اخستی ده او سبا پہ دس تاریخ د دہی سری Stay ماتیری، فوری طور د دا سرے د دغه خائی نہ Suspend شی او دہ تبادلہ د دیر اپر نہ وشی او دا کیس د کمیٹی تہ ولیر لے شی او سخت ترین کارروائی د دہی بد اخلاق خلاف د وشی۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی حبیب الرحمن صاحب، پلیز۔

جناب حبیب الرحمن (وزیر زکوٰۃ و عشر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ، جناب سپیکر۔ معزز کن کی جو تحریک استحقاق ہے، اس میں خود ہی جو وزارت ماحولیات ہے، اس کی طرف سے لیا جانے والا ایکشن سامنے واضح ہے اور انہوں نے جو اس کے بعد تمہیداً بیان کیا، اسی میں وہ وجہ بھی پنہاں ہے کہ جس وجہ سے جو موصوف ہے، جنکے خلاف یہ تحریک استحقاق پیش کی گئی، وہ ابھی تک اپنے اس منصب پر براجمان ہے، عدالت کی طرف سے انہیں Stay ملا ہے، وہ Stay محکمہ اپنی طرف سے فی الفور خارج کرنے کی کوشش میں ہے، کل بھی اس میں تاریخ ہے، امید ہے کہ وہ Stay vacate ہوگا اور اس کے خلاف فوری طور پر 11 ستمبر کو جس دن انہوں نے یہ معاملہ پیش کیا، اسی وقت ایکشن لیا گیا، اسے تبدیل کیا گیا لیکن چونکہ عدالت کی ایک سپورٹ آگئی اور وہ Stay order لے لیا گیا، اس آرڈر کے مطابق جو ایک سول سرونٹ کے پاس ایک طریقہ کار ہے، تو اس وجہ سے ابھی تک وہاں پر ایکشن یہ ہے۔ جہاں تک انکی بات ہے، یہ بالکل میں ان کے ساتھ اتفاق کرتی ہوں، مجھے کوئی اعتراض نہیں، اگر اسے آپ کمیٹی کو بھجوائیں وہاں اور پراس کو

پیش کیا جائیگا۔ جہاں تک محکمے کا تعلق ہے تو وہ محکمہ بھی اس میں فوری طور پر انتہائی سخت ایکشن لے گا تاکہ اس کی بات کی تہہ تک پہنچنے کے بعد جو بھی سزا، چاہے وہ چارج شیٹ ہے یا اس کے خلاف جو بھی ایکشن ہے، وہ اس کو لینے کی پوزیشن میں ہوگا۔ آپ فی الحال اسے فوری طور پر کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ ہمارے معزز رکن جو ہے، وہ ان کا استحقاق جو ہے، اس کا ہم دفاع کر سکیں۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 9, moved by the honourable Member, be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it, the privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! میں ایک عرض کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔
جناب قائم مقام سپیکر: میں جی 'سوری'، افسوس سے کہتا ہوں کہ ایجنڈے کو پہلے ختم کر دیتے ہیں، بے شک پھر اس کے بعد۔ جی سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، تھینک یو آپ کا، 'سوری' کہ بار بار اٹھنا پڑتا ہے۔ سپیکر صاحب، میں نے کل بھی یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ ابھی میں دیکھ رہا تھا وقفہ سے پہلے کہ منسٹر انوار منمنٹ یہاں پر موجود تھے اور ایجنڈے پر بزنس بھی موجود ہے اور جب ایجنڈے کی بات آئی تو منسٹر انوار منمنٹ یہاں پر موجود نہیں ہیں، تو اس سے پھر ہم کیا نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں؟ ایک طرف سے ہم یہ سن رہے ہیں کہ Right man for the right job، ایک طرف سے ہم کہتے ہیں کہ میرٹ پر جو ہے وہ، میں تو یہ سمجھتا ہوں، مجھے تو یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی پارٹی کے متعلق میں یہ کہوں لیکن امیدہ زیب صاحبہ جو ہیں، وہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سارے ہاؤس میں Senior most parliamentarian ہیں، پچھلے چار مہینے سے، کل بھی میں نے بات کی تھی، سکندر صاحب نے یہاں پر جواب دیا، آج بھی ایجنڈے پر Minister Concerned کی بزنس موجود ہے اور وہ یہاں بھی موجود ہیں، ہونگے یہاں پہ کہیں لیکن نہیں آئے یہاں پر، تو اس سے پھر یہ ہاؤس کیا نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ حکومت کی طرف سے کتنی Seriousness ہے؟ سپیکر صاحب!

ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ کے رولنگ سے جو آپ نے دی ہے، مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ کل سے اس پر ٹھیک ٹھاک عمل درآمد ہونا چاہیے، Otherwise تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سارے ہاؤس کی بزنس کے ساتھ ایک مذاق ہے اور یہ ہمیں نہ کہا جائے کہ یہ Collective responsibility ہے، اگر یہ Collective responsibility ہے تو پھر ایک منسٹر یہاں پر بیٹھے، باقی جو لوگ ہیں، وہ سارے چلے جائیں۔ Collective responsibility ہے، ایک منسٹر سارے منسٹرز کے جواب دینگے لیکن یہ طریقہ جو ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ Smooth running کیلئے صحیح نہیں ہے، سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ۔ جی، محترمہ انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکر یہ، جناب سپیکر۔ میرے بھائی معزز رکن، جناب سردار حسین صاحب نے کل بھی یہ نکتہ اٹھایا، آج بھی انہوں نے کوشش کی کہ اس چیز کو، میں تو اس کو معذرت کے ساتھ 'پولٹیکل پوائنٹ سکورنگ' کہو گی۔ بنیادی طور پر دیکھا یہ جائے کہ کیا یہ کوئی قوانین یا ضوابط کے خلاف ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری جو اب دے؟ میں تو سمجھتی ہوں کہ یہ ایک Internal arrangement ہے Of the Ministry، اگر منسٹر بیٹھا بھی ہو اور وہ اگر ہو تو پارلیمانی سیکرٹری مجاز ہے یا وہ ان کی Division of work ہے جو ہمارا Internal matter ہے منسٹری کا۔ اگر میرے جواب سے وہ مطمئن نہیں ہیں تو پھر وہ شاید اس بات کا تقاضا کر سکتے ہیں، All the cabinet members are collectively responsible, there is no doubt about it جہاں تک معاملہ ہے وزیر صاحب کا، وہ آکر بیٹھے رہے، اگر یہ بزنس بروقت آجاتی تو وہ ہی جواب دیدیتے لیکن ان کا ایک Delegation آنا تھا، So he had to leave، اس میں اتنی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ کیا کبھی ماضی میں ایسا نہیں ہوا، کیا ایسا پہلی مرتبہ ہو رہا ہے کہ جناب، میرے Experienced بھائی سردار حسین صاحب یہ پہلی دفعہ دیکھ رہے ہیں؟ لیکن صرف مسئلہ یہ ہے کہ آپ، اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہو گئی یا میرے جواب میں کوئی کمی رہ گئی تو شاید وہ زیادہ Expect کریں Minister concerned سے لیکن It's an internal arrangement، انتہائی معذرت کے ساتھ میں اپنے فاضل رکن سے کہو گی کہ جو ہاؤس کی بزنس ہے، ساتھ ساتھ منسٹری کی بزنس کا ایک اس میں پوائنٹ ہے، آپ وہ بھی کریں گے

اور منسٹری کے جو دیگر امور ہیں، انہیں بھی آزمانا ہے، شاید یہی وجہ ہے جس کیلئے پارلیمانی سیکرٹریز کی گنجائش قانون میں رکھی گئی ہے اور ان کو مقرر کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: میں یہ سمجھتا ہوں کہ بزنس کی پراپرٹی جو ہے، اس میں کوئی Internal affairs matters نہیں ہوتے اور یہ پھر کیا بات ہوئی کہ منسٹر کی موجودگی میں بھی پارلیمانی سیکرٹری جو ہے، وہ قانون کے تحت اس قابل ہے کہ وہ جواب دیں گے اور میں نے میرے خیال میں انیسہ زیب طاہر خیل صاحبہ کی تعریف کی ہے، وہ اسی حوالے سے بھی کہ ہم بہت چھوٹے تھے کہ ہم نام سنتے تھے اور میں بڑے احترام کے ساتھ کہتا ہوں، لیکن پچھلے چار مہینے سے، کل بھی میں نے بات کی تھی، پچھلے چار مہینے سے اگر کوئی Minister concerned نہیں آتا اور آتا بھی ہے، بزنس کے دوران وہ ہاؤس میں نہیں آتا تو کیا یہ حق اپوزیشن کو نہیں پہنچتا کہ وہ یہ پوچھے، اس کیلئے بھی کیا یہ جواب کافی ہے کہ یہ پولیٹیکل سکورنگ ہے؟ میں نہیں سمجھتا کہ اس کیلئے یہ جواب کافی ہے کہ یہ پولیٹیکل سکورنگ ہے، یہ پولیٹیکل سکورنگ نہیں ہے۔ اگر تحریک انصاف اور ان کی اتحادی جماعتوں کی ساری تعیناتی میرٹ پہ ہوئی ہے تو پھر ایک بندہ کیوں ہاؤس میں نہیں آتا؟ اور پھر یہ ایسورنس بھی دیدی جائے کہ Next time اگر انوار منٹ منسٹر کی بزنس ہوگی تو وہ خود Appear ہوگا تو کم از کم ہم مطمئن ہونگے، اس میں کوئی پولیٹیکل سکورنگ کی بات نہیں ہے لیکن ہمیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم یہ پوچھیں ان سے۔ اگر ایک فاضل ممبر اپنا ایک بہت بڑا مسئلہ لے آتا ہے جس طرح ہمارے بعض جو منسٹر ان صاحبان ہیں، وہ یہاں پہ ابھی بیٹھے ہیں، وہ In picture ہوتے ہیں اپنے ڈیپارٹمنٹ سے، اب اس طرح کے سپلیمنٹری جوابات دینے سے کیا فاضل ممبر خواہ اس کا تعلق حکومتی گروہ سے ہو یا اپوزیشن سے ہو، وہ تو اسی بات پہ مطمئن ضرور ہونگے کہ ان کو ایسورنس دیدی جائے گی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی Presence جو ہے، وہ ضروری ہے۔ میں دوبارہ Repeat کروں گا کہ مہینے میں ابھی توارخ کا اور دنوں کا جو تعین ہو چکا ہے، لہذا وزراء صاحبان جو ہیں، باقی Schedule اس میں Accommodate کر لیں اور اسمبلی کے دوران کم از کم ان کو اپنی حاضری جو ہے، وہ Ensure کرنی چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: 'Call Attention Notices': Madam Uzma Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 104, in the House.

محترمہ عظمیٰ خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، یہ کہ فیڈرل سروس ٹریبیونل اور سپریم کورٹ آف پاکستان ایک ہی سکیل میں اپ گریڈیشن کو ترقی تصور کر کے ملازمین کو ایک Premature increment کا حقدار ٹھہرایا ہے جس پر خزانہ ڈویژن نے مورخہ 31 مئی 2013 کو باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کر کے سال 2002 سے 2013 کے دوران اپ گریڈ شدہ ملازمین کو اضافی تنخواہوں، الاؤنسز بمعہ بقایا جات مالی سال 2014 میں دینے کی ہدایت کی تھی۔ اس سلسلے میں وفاق کے زیر نگرانی محکمہ جات میں تمام وفاقی ملازمین کو Premature increment کے تحت اضافی تنخواہ، الاؤنسز بمعہ بقایا جات کی ادائیگی کی گئی ہے لیکن اس کے برعکس صوبائی محکمہ خزانہ کی طرف سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیجی گئی سمری تاحال بے یار و مددگار پڑی ہے اور خدشہ ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب بعض حکومتی نادان صلاح کاروں کی ایما پر صوبائی ملازمین کو Premature increment کے تحت اضافی الاؤنسز کے بقایا جات سے محروم نہ کر دیں جس کیلئے انہوں نے کئی سالوں تک انتظار کیا ہے، لہذا جناب وزیر اعلیٰ صاحب وسیع القلبیہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور حکومتی صلاح کاروں کے مشوروں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپ گریڈ شدہ ملازمین کو Premature increment کے تحت اضافی تنخواہ والاؤنسز بمعہ بقایا جات منظور دیں تاکہ یہ کم تنخواہ دار ملازمین اس سے اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکیں اور مذکورہ نوٹیفیکیشن پر عمل درآمد نہ ہونے کی صورت میں توہین عدالت کا بھی خدشہ ہے۔

سپیکر صاحب! اس کے بارے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کا Decision پڑا ہے اور انہوں نے، جناب سپیکر، یہ جس بارے میں میں نے کال اٹینشن جمع کرایا ہے، اس پر سپریم کورٹ آف پاکستان کا Decision آیا ہوا ہے اور جناب سپیکر، یہ Implement کرنا ہے۔ اگر Implement نہ ہوا تو یقیناً

Contempt of court میں کوئی بھی ہمارے خلاف کورٹ میں جاسکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ سیچویشن گھمبیر ہو تو سر، میری Humble request ہوگی، اس کو جلد از جلد Consider کیا جائے اور جو سمری وزیر اعلیٰ صاحب نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو اور لاء ڈیپارٹمنٹ نے ابھی فنانس سے اس پر Applications مانگی ہیں تو اس کو بہت 'سپیڈ اپ' کر دیا جائے جناب سپیکر۔ میری منسٹر صاحب سے یہی درخواست ہوگی، پراسیس تھوڑا بہت جاری ہے، اگر وہ مجھے ایشورنس دیدیں کہ وہ واقعی دینا چاہتے ہیں Premature increment تو جناب سپیکر، میں پھر Satisfied ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محترم سرانج الحق صاحب۔

جناب سرانج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے اور میرے علم کے مطابق گزشتہ اسمبلی میں بھی شاید عظمیٰ خان صاحبہ نے یا کسی اور ممبر نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا، گزشتہ حکومت میں بھی۔ میں ایک اصولی بات کرنا چاہوں گا اور میں نے سرکار سے، متعلقہ محکموں سے یہ بات کی ہے کہ یہ کوئی اچھی پریکٹس نہیں ہے کہ لوگ انفرادی طور پر آتے ہیں، اثر سوخ استعمال کرتے ہیں پر موشن کے حوالے سے اور الاؤنسز کے حوالے سے، مراعات کے حوالے سے، اس لئے میں نے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو ٹاسک دیا ہے کہ تمام پر موشنز کے حوالے سے بھی، الاؤنسز کے حوالے سے بھی ایک ایسی کلیئر پالیسی ہو جو بالکل واضح ہو، دیوار پر لکھی ہوئی ہو اور اس میں کسی کو سفارش کرنا یا اثر سوخ استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ اس پہ کام جاری ہے، اس لئے کہ گزشتہ 120 دنوں میں مسلسل میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ انفرادی طور پر لوگ آتے ہیں، کہتے ہیں کہ مجھے یہ پر موشن کی ضرورت ہے، اس پر موشن کی ضرورت ہے تو یہ کوئی مثبت Exercise نہیں ہے۔ فنانس کے حوالے سے جناب سپیکر صاحب، میں نے اپنے محکمے کو ٹاسک دیا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ فنانس کے حوالے سے تمام رولز اور تمام معلومات، یہ بالکل آن لائن کی جائیں اور ایک آدمی گھر پر بیٹھ کر بھی فنانس کے حوالے سے جو بھی معلومات اس کو درکار ہوں، اس کو دی جائیں، اس لئے کہ یہ اس حکومت کی نہیں، بلکہ وزیر خزانہ کی نہیں، ساری قوم کی امانت ہے اور کسی چیز کو چھپانا، رجسٹر میں فائل میں چھپا کر رکھنا، یہ مناسب بھی نہیں ہے اور یہ کوئی ترقی کی علامت بھی

نہیں ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ میرا یقین ہے کہ ہم بہت جلد اس کے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ میں نے اپنے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو یوں بھی کہا ہے کہ جتنے بھی وہ اخباری رپورٹرز ہیں، جو فنانشل رپورٹرز ہیں، آپ اس کو مہینے میں خود بلایا کریں اور ان کو خود بریفنگ دیا کریں تاکہ تجسس کرنا اور دفتر میں سارا سارا دن گزار کر کوئی خبر حاصل کرنے کا یہ سلسلہ بھی ختم ہو جائے، اس لئے کہ اگر ہم دینتدار ہیں اور ہمارے ہاتھ پاک ہیں تو ہمیں کوئی چیز چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس مسئلے کا جہاں تک تعلق ہے جناب سپیکر صاحب! Premature کے حوالے سے اور یہ Increment کے حوالے سے ہم نے سمری موڈ کی لیکن اس پہ خود وزارت قانون کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا کہ اس سے پہلے اس پر آنے والے اخراجات کا تخمینہ بھی پیش کیا جائے، اصولی طور پر یہ تو چیز ٹھیک ہے، اگر مرکز کوئی چیز کہے، وہ بھی ٹھیک ہے ہمیں اس کو Follow کرنے کی ضرورت ہے، اب وہ In process ہے، اس کی ہم نے مخالفت نہیں کی ہے اور تمام محکموں سے یہی کہا گیا ہے کہ اس پر اٹھنے والے اخراجات، اس کو ہم اکٹھا کر رہے ہیں اور پھر یہ سمری جو ہے وزیر اعلیٰ کے پاس جائے گی اور اس کی منظوری کے ساتھ اس کا اعلان کیا جائے گا اور میرا خیال ہے، میں خود اس کے Favour میں ہوں کہ اس کے نتیجے میں متعلقہ ملازمین کو ایک بہت بڑا فائدہ ان شاء اللہ تعالیٰ مل جائے گا۔ تو اگر میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ عظمیٰ خان صاحبہ نے گزشتہ حکومت اور گزشتہ اسمبلی میں بھی اسی طرح کا سوال اٹھایا تھا اور کوشش کی تھی تو میرا یقین ہے ان شاء اللہ کہ اس حکومت میں اسمبلی میں اگر یہ کام نہیں ہو سکا ہے، امید ہے کہ اس سیشن میں یعنی اسمبلی کے اس دوران یہ کام ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ۱۰ مئی ۲۰۱۸ کا اتینشن پیش کرے و۔ "صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں پٹائٹس سی کے ویکسین جو حکومت کی جانب سے فراہم کئے جارہے تھے، ختم ہونے سے ان مریضوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے جو پہلے سے ویکسینیشن کر رہے تھے اور اس پر اخبارات میں کئی دفعہ Statements بھی آچکی ہیں۔ حکومت اس جانب توجہ فرما کر مذکورہ ویکسین فراہم کرے۔"

جناب سپیکر صاحب! دا دوه درې پیرې په دغه فلور باندې مختلف معززو اراکینو دا مسئلہ راپورته کړله، مونږ چې کله واؤریدله چې په دغه صوبه

کبھی پہ ہیلتھ کبھی ایمرجنسی اناؤنس شولہ نو مونر دا سوچ کولو چہ دا ڊیر اہم خبری خو لا خہ چہ کوم Core cases دی، پہ ہغی کبھی ہم د مریضانو د Facilitate کولو د پارہ بہ بنہ مضبوط اقدامات کیدلی کیری۔ د خومرہ وخت راہسی دا مسئلہ پہ دغہ صوبہ کبھی چلیبری او پہ سؤونو نہ، پہ زرگونو داسی مریضان چہ ہغہ پخپلہ باندی د دغی ویکسین د اخستلو طاقت نہ لری او د مخکبھی نہ حکومت ہغوی تہ Doze ورتہ ستارت کری وو او ہغہ یکدم رکاو شو۔ جناب سپیکر صاحب! د ہغی غریبانانو خلقو د سترگو او بنکی مونر لیدلی دی شوک چہ پخپلہ باندی د دغی علاج طاقت نہ لری او حکومت ہم پہ دغی کبھی د تال متول نہ کار اخلی۔ ہیلتھ منسٹر صاحب تشریف فرما دے، ہغہ بلہ ورغ ما پوائنٹ آف آرڈر باندی خبرہ وکړلہ، دوی جواب راکړو خو زما پہ خیال باندی کم از کم زہ بحیثیت د دغی اسمبلی د یورکن د خپلی حلقی او د خپلی ضلعی دغہ غریبانان مریضان کم از کم پہ دغی خبرو باندی نشم مطمئن کولے۔ دغی ہاؤس تہ د Date وبنودلے شی چہ فلانکی تاریخ پوری بہ پہ ہر ہسپتال کبھی ہپتائیس سی ویکسین بہ مونر Provide کری وی او غریبانان مریضان د خی او ہلتہ د ہغہ خپل ویکسینیشن دا د یو پیرہ بیا شروع کوی۔ ډیرہ ډیرہ مننہ، ډیرہ ډیرہ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: آنریبل شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ زہ د مفتی صاحب مشکوریم، بہت اہم ایثو ہے یہ اور چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ پپا ٹائٹس سی کافی مہنگا علاج ہے اور زیادہ تر اس میں جو لوگ Suffer ہو رہے ہیں، وہ بہت زیادہ غریب ہوتے ہیں اور ہماری ان کے ساتھ پوری ہمدردی بھی ہے، چونکہ میرے والد اس مسئلے سے گزر چکے ہیں، پپا ٹائٹس سی سے تو مجھے اندازہ ہے کہ کتنا مہنگا علاج ہے اور کتنا مشکل ہے؟ تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو یقین دہانی نہیں، یہ ہمارا فرض ہے کیونکہ یہ جو ایثو آیا ہے جناب سپیکر، اس میں دو قسم کے انجکشنز ہوتے ہیں، ایک Pegylated، ایک Interferon ہوتے ہیں، Non pegylated injections ہوتے ہیں اور جو Pegylated injections ہوتے ہیں، یہ Chronic Hepatitis C میں استعمال ہوتے ہیں تو اس

کیلئے چونکہ ہائی کورٹ کا آرڈر تھا کہ اس کا جو پراسیس ہے، اس میں آپ نیب اور انٹی کرپشن اور اس قسم کے اداروں کو شامل کر کے اس پراسیس کو مکمل کریں، چونکہ ان کی طرف سے آرڈر تھا تو وہ پراسیس مکمل ہو چکا ہے اور اس کا کیس جو ہے، وہ چیف سیکرٹری کو بھجوا دیا گیا ہے، تو میں ان شاء اللہ تعالیٰ امید کرتا ہوں کہ تین چار دن یا ایک ہفتے کے اندر اندر یہ کیس کر کے، اور میں اپنے محکمے کو ہدایت کرتا ہوں کہ جیسے ہی اس کی Approval ہوتی ہے، فوراً آپ اس کی Purchasing کر کے ان لوگوں کو پہنچادیں۔ جو دوسرا Non pegylated کا وہ ایشو ہے، چونکہ یہ سابقہ حکومت میں جو خریدے گئے تھے، اس میں یہ کونسلن اٹھا گیا کہ جی یہ Substandard ہیں اور اس میں بڑا مسئلہ اٹھا جس کی وجہ سے اس کو Retest کیلئے اس کے Samples بھجوائے گئے ہیں وفاقی حکومت کو جو کہ ابھی تک اس کا رزلٹ نہیں آیا ہے اور جب تک وہ ڈیکلیئر نہیں ہوتا کہ یہ Substandard ہیں یا نہیں، اگر وہ کہتے ہیں کہ Substandard ہیں تو یہ ہمارے محکمے کے پاس پیسے بھی ہیں، ہم فوراً خرید کے دوبارہ دے سکتے ہیں۔ چونکہ ایک دفعہ خریداری ہو چکی ہے اسکی، وہ سابقہ دور میں ہوئی ہے اور اس کا ایشو صرف یہ ہے کہ وہ آپ کو پتہ ہے کہ کورٹ کے سارے Decisions ہیں، تو یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ چونکہ جو Chronic Hepatitis C کا ہے، Already اس کا پراسیس مکمل ہو گیا ہے، ایک ہفتے کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ محکمے کے لوگ یہاں بیٹھے ہیں، ان کو میں ہدایت کرتا ہوں کہ اس کا پراسیس مکمل کرتے ہی فوری طور پر آپ اس کی خریداری کر کے ان لوگوں تک یہ پہنچائیں اور یہ دوسرا جو ہے اگر Retest کے بعد اگر اس کو ڈیکلیئر کیا گیا کہ یہ ٹھیک ہے تو ہمارے پاس اس کے بہت سارے سٹاکس موجود ہیں، وہ بھی ہم فوری طور پر تمام ہسپتالز کو دینے کیلئے تیار ہیں چونکہ سپلائرس سی کیلئے حکومت نے، ہم نے بھی کوئی پانچ سو ملین روپے اس اے ڈی پی میں رکھے ہیں لیکن جناب سپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ خریداری ایک دفعہ ہو جائے، دوسری دفعہ خریداری میں کافی پرابلمز آتے ہیں۔ تو جیسے ہی یہ کورٹ کے جو آرڈرز ایشو ہوئے، اس کی یہ کلیئرنس آجائے تو ہمیں اس کا احساس بھی ہے اور مجھے ہمدردی بھی ہے کہ میرے پاس بھی بہت سارے لوگ آتے ہیں جو واقعی غریب ہیں، Deserving ہیں اور میں ان شاء اللہ یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس ایشو کو ایک ہفتے کے اندر اندر Resolve کر دیا جائے گا۔ شکر یہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مولانا صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: محترم جناب شوکت یوسفزئی ڊیر بنه وضاحت وکړو خو زما به یو ریکویسٹ وی چې په دیکبني Hard places دی او ډیر غریبانان خلق دے، کم از کم د هغې د پارہ Alternate خه متبادل خه نه خه بندوبست دا په هر هسپتال کبني پکار دے بالخصوص زمونږ په حلقه کبني چې هغه غرنیزه حلقه ده او د هغې خلق انتہائی غریبانان دے او هغه د دغې طاقت نه لری، نو که په Local purchase یا په داسې طریقہ باندې هغوی د پارہ تاسو متبادل بندوبست وکړئ نو دا به ډیره زیاتہ غورہ وی، د بونیږ د پارہ بالخصوص۔

محترمہ نگہت اورکزئی: محترم سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ کے توسط سے میں ابھی جو وزیر صحت نے یہ بات کی ہے کہ جو پرائیویٹ اسپتال پڑا ہوا تھا اور اس کو Retest کروانا ہے، ایسی بات تھی کہ وہ مجھے سمجھ آئی ہے کہ اس کو Retest کرواتے ہیں اور اگر وہ Retest میں صحیح نکلتے ہیں تو وہ انجیشن صحیح ہیں تو ان کو ہم زیر استعمال لائیں گے۔ تو جناب سپیکر صاحب، اگر اس پراسیس کو ذرا تیز کر دیا جائے کیونکہ تین مہینے تو گزر چکے ہیں، تو اگر تیز کر دیا جائے تو میرا خیال ہے وہ غریب لوگ جو کہ اس بیماری سے آگے موت کی طرف جا رہے ہیں تو ان کی زندگی بچ سکتی ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس پراسیس کو ذرا تیز کر دیا جائے جو کہ پرائیویٹ اسپتال پڑا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! جیسے میں نے کہا، میں ان شاء اللہ کل ہی اپنے ڈیپارٹمنٹ، جو یہاں بیٹھے ہیں، ان کو تو میں ابھی ہدایت کرتا ہوں کہ فوری اس کا (پتہ) کریں کہ کتنی دیر اور لگے گی وفاقی حکومت میں؟ اگر کوئی زیادہ اس میں لمبا ٹائم لگنے والا ہے اور یہ لوگ Suffer ہو رہے ہیں تو ہمارے پاس پیسہ ہے، انشاء اللہ ہم فوری اس کی خریداری کریں گے۔

Mr. Acting Speaker: Thank you, ji. Mufti Said Janan, MPA, to please move his call attention notice No. 119, in the House.

مفتی سید جانان: زه جي نور ڇه وٽيل نه غوارم، ممبر چي ڊي ڄاڻي ڪينپي چي ڪومه مسئله راڻري، صرف ڊ دغي خلقو ڊ ڊي صوبي عوامو ته گوري، د هغي نه بعد راڻري۔ ڊا جي تاسو وگوري، يو دوه ورڃي مخڪينپي يو لوئس رپورٽ شاع شوي ڊس، 382 سڪولونه بند ڊي ٽولي صوبي ڪينپي او تيري اسمبلي ڪينپي هم په ڊي باندې غالباً غالباً چي ڪوم ملگري موجود ڊي، هغوي ته به ڊا پته وي، ڊا خبره ما يو ڄلي راڻري وه، ڊي 382 سڪولونو له جي ڪه په 35 لاکه روپي ڪينپي ضرب ورڪري چي ڪم از ڪم ڊا په 35 لاکه باندې يو سڪول جوڀيري ڪم از ڪم، ڊا يو ارب 33 ڪروڙ 70 لاکه روپي جي جوڀيري او ڊا دن نه نه، ڊا ڊيري مودې نه بند ڊي خو مونڙ دلته ڪينينا ستلو، محڪمي والا مونڙ ته ڊا يقين دهاني وڪرله چي ان شاء الله العظيم ڊير زر به مطلب ڊا ڊس مونڙ ڊي سڪولونو ڪهلاؤلو ڪوشش ڪوؤ۔ نو په ڊي بنياد باندې۔۔۔۔

(مغرب کي اذان)

مفتی سید جانان: زه جناب سپيڪر صاحب، ڊا خپل ڪال اٿينشن نوٽس واپس اخلم۔
جناب قائم مقام سپيڪر: شڪريه۔ نماز ڪا وقفه ڪرتي هي جي۔

(اس مرحلہ پر ايوان کي ڪارروائي مغرب کي نماز ڪيلئي ملتوي هوگئي)

(وقفه ڪي بعد جناب قائم مقام سپيڪر منڊ صدارت پر متمکن هوئي)

جناب قائم مقام سپيڪر: جي، سردار بابڪ صاحب۔

جناب سردار حسين: شڪريه، سپيڪر صاحب۔ سپيڪر صاحب! زما وختي هير شو، ما وٽيل چي تاسو له مبارڪي ڊر ڪرم ڄڪه چي تاسو خو نن سپيڪر يئي، ماشاء الله تاسو چارج هم اخسته ڊس نو ما وٽيل چي تاسو له مبارڪي هم ڊر ڪرم۔۔۔۔

جناب سراج الحق (سينيٽر وزير وزير خزانہ): لڙ لپت شوې۔

جناب سردار حسين: او لڙ لپت شوم خو بس هغه، سپيڪر صاحب! بيا هغي سره ما بل خواست ڪولو، ما وٽيل چي سٽينڊنگ ڪميٽي چي ڊي، ڊا بنه وه حڪومت هم راغي، سٽينڊنگ ڪميٽي چي ڊي سپيڪر صاحب، هغه هم ڊيري زياتي لپت شوې او بيا تاسو له هم الله تعاليٰ يو موقع ڊاسي ڊر ڪره چي بهر حال ڊي چيئر باندې

ناست وئ نو ہم مونبر تاسو ته د سپیکر په نظر کتل، اوس خو ظاہرہ خبرہ دہ، نوزہ به دا خواست کوم چي زمونبر حکومتی ورونہ یو طرف ته بیا دا خبرہ کوی چي مونبر به اقرباء پروری ہم ختموؤ او ډیرې ورځې وشوې بلکه میاشتی وشوې او بزنس چي دے، په هغې باندي ډیر لوی اثر کیری۔ زما به دا خواست وی چي ما ته پته دہ چي دلته د پارلیمانی سپیکر تریانو د راتلو سره مسئلہ چي دہ، هغه بیا گرانہ شوې دہ خو بهر حال د سٹینڈنگ کمیٹیو دا جوړول چي دی، دا ډیره زیاتہ اہمہ مسئلہ دہ، بلکه یواځي اہمہ مسئلہ نہ دہ، دا ډیره زیاتہ ضروری مسئلہ دہ، بلکه تاسو کہ د خپلې اسمبلی ریکارڈ راواخلی نو په دې دوران کبني چي د اسمبلی څومره بزنس دے چي هغه سٹینڈنگ کمیٹیو ته یا مختلفو کمیٹیو ته ریفر شوے دے نو زما یقین دا دے چي هغه به تر هغه وخت پورې پینڈنگ پروت وی تر کومہ وخته پورې چي کمیٹی نہ وی جوړې شوې۔ سپیکر صاحب! دلته خو لطف الرحمان صاحب ناست وو، بیا ما هغه سره ہم خبرہ کړې دہ، د مسلم لیگ مشران ملگری چي ناست دی، ما هغوی سره ہم خبرہ کړې دہ، مونبر پخپله د پیپلز پارٹی چي زمونبر کوم پارلیمانی لیڈر دے، هغه سره مونبر خبرہ کړې دہ، زمونبر د طرف نہ هیڅ داسې څه خبرہ نشته دے نو تاسو ته به زما دا ریکویسٹ وی چي دا موقع درلہ اللہ تعالیٰ درکړې دہ نو کہ په دیکبني دا کار وشي نو زما یقین دا دے چي دا به ډیره زیاتہ بہترہ خبرہ وی۔ دغه ریکویسٹ می تاسو ته کولو۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. The honourable Minister for Law, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the Reports of the Council of Islamic Ideology.

چونکہ مسٹر موصوف صاحب نے ریکویسٹ کی ہے اس لئے اس کو پینڈنگ کرتے ہیں جمعہ تک۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب قائم مقام سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ ہر سال 30 ستمبر تک اٹاٹھ جات کی تفصیل، گوشوارے جمع کئے جاتے ہیں۔ چونکہ کافی ممبران صاحبان اب بھی گوشوارے جمع نہیں کر سکے لہذا گزارش ہے کہ 15 اکتوبر تک اب بھی گنجائش ہے توجو حضرات رہتے ہیں تو وہ اپنے گوشوارے اٹاٹھ جات جمع کرا دیں۔ شکریہ۔

میرے خیال میں ہاؤس سے مشورہ کرنے کے بعد پھر Sitting adjourn کرتے ہیں، کل چونکہ پرائیویٹ ممبر ڈے، ہے اور پرسوں کیلئے اگر آپ لوگ مناسب سمجھتے ہیں تو جمعہ صبح دس بجے سے اجلاس شروع کر دیتے ہیں، پھر بیچ میں نماز جمعہ کا وقفہ کر کے تین بجے پھر سٹارٹ کریں، یہ میری اپنی تجویز ہے، رائے ہے، آپ لوگ اس پر جو مناسب سمجھتے ہیں تو ایک فیصلہ دیدیتے ہیں۔ ایجنڈا بہت زیادہ ہے اس لئے کوشش یہی ہے کہ صبح سے اگر یہ۔۔۔۔

اراکین: ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے؟۔۔۔ جی۔

جناب عبید اللہ مایار (پارلیمانی سیکرٹری برائے معدنی ترقی): جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: مائیک ذرا آن کر دیں۔

جناب عبید اللہ مایار (پارلیمانی سیکرٹری برائے معدنی ترقی): جناب سپیکر صاحب! زہ مشکوریم، زہ ستاسو توجہ یو اہم طرف تہ گر خوم جی۔ پہ مردان کبنی نن سبا پہ کالج چوک کبنی چپی کوم زمونر د مردان مین خانی دے، بلکہ بازار دے کالج چوک، ہلتہ یو احتجاجی کیمپ لگیدلے دے۔ ہغہ کیمپ چپی لگیدلے دے، ہغہ د مردان د مضافاتو خلقو، ہغہ خلق چپی د کومو خلقو زمکہ پہ عبدالولی خان یونیورسٹی کبنی راغلی وہ دغہ کیمپ ہغہ خلقو لگولے دے۔ پہ ہغی کبنی د ہاشم آباد، د پلتو، د مایارو، د طورو د خلقو زمکی راغلی وپی او نن سبا ہغہ خلق د یوہ ہفتی نہ پہ مردان کبنی پہ بازار کبنی پہ کالج چوک کبنی ناست دی، احتجاجی کیمپ ئے لگولے دے۔ ہغوی سرہ تیر شوی حکومت وعدی کپی وپی چپی د چا زمکی پہ دپی یونیورسٹی کبنی راغلی دی، مونر بہ د کلاس فور چپی کوم دے، د ہغوی بنہ پورہ پورہ پہ دیکبنی حصہ ہغوی لہ ور کوؤ۔ نو اوس ہغہ خلق راپاخیدلے دے او پہ مردان کبنی پہ کالج چوک کبنی ہغوی احتجاجی کیمپ لگولے دے، پہ دیکبنے ہغوی تول غریبانان خلق دے، د چا کنال کنال، د چا دوہ دوہ کنالہ زمکی وپی پکبنی، د چا جریب جریب، د ہغوی پکبنی کورونہ ہم تلی دی او د ہغوی پکبنی زمکی ہم لاپلی او ہغہ کیمپ ہغوی شپہ او ورخ لگولے وی، نو زما دا درخواست دے چپی ہغہ خلق چپی د چا زمکی پکبنی تلی

دی او د چا کورونه پکښې تلی دی، هغوی سره څنگه چې تیر شوی حکومت وعده کړې وه نو که فرض کړه هغوی سره دا وعده پوره شوه او هغه خلقو له توجه ورکړې شوه چې کوم غریبانان خلق دے او مزدور کار خلق دے، هغوی خپلې مزدورئ پرېښې دی او په هغه کیمپ کښې هغوی شرکت کړے دے نو که مهربانی وشوه، لهدا څنگه چې په کلاس فور کښې په عبدالولی خان یونیورسټی کښې ترجیح او توجه ورکړې شوه، نو زما دا، منسټر صاحب خو دې وخت کښې شته نه، هائر ایجوکیشن، خاصکر هغوی ته دا درخواست دے چې په دې باندې سنجیدگئ سره غور وکړی۔ مهربانی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you, ji. The Sitting is adjourned till 10:00 a.m. of Friday Morning, October 11, 2013.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 11 اکتوبر 2013 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)